کلام اللہ جل جلالہ

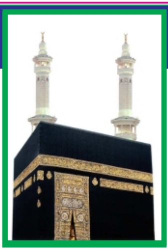

پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے،

(سورۂ نساء: آیت نمبر ۱۱)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور اکرم نور مجسم امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اگر تم اللہ پر توکل کرو، جس طرح اللہ پر توکل کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح روزی دیگا جس طرح وہ پرندوں کو روزی دیتا ہے وہ صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس لوٹتے ہیں

ہفت روزہ دی انڈین مسلم ٹائمز

Rs.2/-

بمبئی و اطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد ۲۷ ☆ شمارہ ۵۰ ☆ ۵/جون تا ۱۱/جون ۲۰۲۳ء بمطابق ۱۵/ذی القعدہ تا ۲۱/ذی القعدہ ۱۴۴۴ھ

رضا اکیڈمی نے احتجاجی مکتوب شاہ سلمان کے نام ارسال کیا

سعودی حکمراں شاہ سلمان کے ذریعے مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کواجازت دینے کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں: الحاج محمد سعید نوری

ممبئی: کئی اخباری رپورٹس اور ویڈیوز مسلسل موصول ہو رہی ہیں جن میں یہودیوں اور عیسائیوں کو اسلام کے مقدس ترین مقامات مکہ مکرمہ اور مدینہ شریف حرموں میں نہایت ہی نازیبا لباس میں دکھایا گیا ہے۔ جو انتہائی درد وغم اور شدید غصے کے ساتھ اس نئے طرز عمل کی مذمت کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو مقدس سرزمینوں میں داخل ہونے کی اجازت حضور کی تعلیمات اور روایات اور ۱۴۰۰/سال سے حکمرانوں کے اختیار کردہ راستے کے خلاف ہے۔ سعودی فرمانروا شاہ سلمان بن عبدالعزیز نے اپنے آپ کو ماڈرن اور سیکولر کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کرتے ہوئے مقدس مساجد کا متولی کہلانا ہی چھوڑ دیا ہے کیونکہ یہود ونصاریٰ کی تمام تر اسلام مخالف پالیسیوں کو جانتے ہوئے بھی مقدس مقامات کی زیارت کی اجازت دے کر حرمین شریفین کی حد درجہ بے حرمتی کی ہے۔ اس طرح کی باتیں رضا اکیڈمی نے بذریعہ مکتوب بنام شاہ سلمان بن عبدالعزیز کہی گئیں ہیں وہیں رضا اکیڈمی کے بانی وسربراہ قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ کیا کسی عالم دین نے شاہ سلمان کو حدیث کے قانون کے بارے میں یاد دلایا اور سرزنش نہیں کی جس میں واضح طور پر لکھا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو ان مقدس سرزمینوں سے دور رکھیں؟ کیا ان کو ان زمینوں سے دور رکھنے کا حکم نہیں ہے؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود ونصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے کھدیڑ کر بھگانے کا حکم نہیں دیا ہے۔ پھر بھی تم نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مقرر کردہ تمام اصولوں کی خلاف ورزی کا انتخاب کیا تو پھر تمہیں ان زمینوں کا نگہبان کیوں کہا جائے؟ شاہ سلمان کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس دنیا میں ہر مذہب کا اپنا ایک مقدس مقام ہے جہاں وہ کسی دوسرے مذہب کے فرد کو آنے یا جانے کی اجازت نہیں دیتے لیکن یہ حیران کن اور مزید حیران کن ہے کہ آپ نے اسلام کے مقدس ترین شہروں میں ایسی حرکت کی اجازت کیسے دے دی حالانکہ سابقہ تمام روایات موجود ہیں۔ جس میں سختی سے منع کیا۔ یہاں تک کہ سعودی انتظامیہ نے مقدس شہروں کے داخلی راستوں پر لگائے گئے سائن بورڈز کو بھی ہٹا دیا جو ان میں داخل ہونے سے منع کرتے ہیں اور یہ تمہارے باپ دادا کے خلاف ہے۔ کیا

تمہیں ایسے غیر شرعی فیصلہ کرنے پر کوئی شرم نہیں آتی؟؟؟ حضرت سعید نوری صاحب نے سعودی حکومت سے مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہود ونصاریٰ سمیت تمام غیر مسلموں کو حجاز مقدس میں داخلے کی اجازت دینے سے متعلق اپنے حکم نامے کو فوری طور پر منسوخ کرے کیونکہ ان دونوں مقدس مقامات سے مسلمانوں کا ایمانی رشتہ ہے دنیا بھر کے مسلمان مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ سے قلبی لگاؤ رکھتے ہیں ان کے جذبات واحساسات کو حکومت سعود سمجھنے کی کوشش کرے ورنہ اس گھناؤنے فعل پر عالمی سطح پر احتجاج کیا جائے گا۔

جامعۃ الرضا برکات العلوم میں عرس تاج الشریعہ منایا گیا

مالیگاؤں: ۵/ذیقعدہ بروز سنیچر بمطابق ۲۷/مئی ۲۰۲۳ء پورے عالم اسلام میں شیخ الاسلام والمسلمین وارث علوم اعلیٰ حضرت جانشین مفتی اعظم قاضی القضاۃ فی الہند حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری برکاتی ازہری علیہ الرحمہ کا پانچواں عرس منایا گیا۔ تاج الشریعہ کے عرس کی انفرادیت یہ ہے کہ یہ عرس اکثر دانش گاہوں، مدارس، جامعات، اسلامک یونی ورسٹیز اور علمی اداروں کے زیر اہتمام منایا جاتا ہے۔ اسی سلسلہ میں مذکورہ تاریخ کو شہر مالیگاؤں کی دینی درس گاہ جامعۃ الرضا برکات العلوم میں عرس کی مناسبت سے ایک بابرکت نشست کا اہتمام کیا گیا۔ حضرت مفتی نعیم رضا مصباحی نے بارگاہ تاج الشریعہ میں نذرِ عقیدت پیش کی۔ قل شریف نیز فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب میں مفتی عرفان رضا مصباحی، حافظ مدثر رضا، قاری شاہد، انجینئر عمران تابانی، ایڈوکیٹ فرید منار والا، انجینئر ابرار مصطفیٰ کے علاوہ جامعۃ کے طلبہ نے شرکت کی۔

الحاج سعید نوری صاحب کا پیغام امت مسلمہ کے نام

بتاریخ ۸/ذی قعدہ ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۹/مئی ۲۰۲۳ء کو مفکر قوم وملت مبلغ مسلک اعلیٰ حضرت الحاج سعید نوری صاحب قبلہ سے پہلی مرتبہ ملاقات ہوئی بحمد اللہ کئی مفید باتوں اور مشوروں سے مستفیض ہوا، جس میں ایک اہم موضوع پر گفتگو ہوئی یعنی درود مقدس کے تعلق سے کہ ۲۰۲۵ء میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے ۱۵۰۰/سال پورے ہو جائیں گے تو ابھی سے اس پر کام شروع کر دیا جائے، چنانچہ آپ نے فرمایا کہ ہر عربی مہینہ کی ۱۲/تاریخ کو بارہ منٹ کے لئے نمازیوں سے درود شریف کا ورد کروایا جائے اور صرف پانی پر دم کر کے پلایا جائے اس طرح کسی پر گراں بھی نہیں گزرے گا اور کثرت سے لوگ شامل ہوں گے حاصل کلام یہ ہے کہ ۲۰۲۵ء میں جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے ۱۵۰۰/سال پورے ہو جائیں تو اس دن عالمی طور پر یوم درود منایا جائے گا اور جب تک یہ پیغام دنیا بھر کے مسلمانوں کے ہر گھر تک پہونچ جائے گا۔

فقط محمد نور الحسن خان قادری علیمی امجدی

استاذ ومفتی: دار العلوم محمدیہ نعیم الاسلام کملا رامن نگر بیگن واڑی گوونڈی ممبئی

بھانڈوپ ممبئی کی سرزمین پر عرس تاج الشریعہ منایا گیا

عرس تاج الشریعہ پائندہ باد

رپورٹ۔ ظفر الدین رضوی

بھانڈوپ: ۲۸/مئی غوثیہ مسجد سری رام پاڑہ ونور وارث مسجد تین درگاہ کی جانب سے کروڑوں مسلمانوں کے روحانی ومذہبی پیشوا قاضی القضاۃ فی الہند آقائے نعمت مرشد برحق نواسۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند، شہزادۂ مفسر اعظم، نور دیدۂ حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ الحاج محمد اختر رضا خان ازہری بریلوی المعروف بہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے عرس مبارک کے موقع پر خلیفۂ غیاث ملت مفتی افروز عالم نظامی خطیب وامام سنی محمدیہ مسجد زکریا کمپاؤنڈ کی سرپرستی مفتی عبد القدوس فیضی خطیب وامام رضا مسجد امر نگر کی صدارت مولانا محمد موسیٰ کلیم خطیب وامام غنیمن شاہ درگاہ مسجد کی قیادت خلیفۂ تاج ملت مولانا معین الدین رضوی خطیب وامام نور وارث مسجد، فدائے حضور شعیب الاولیاء مولانا رجب علی فیضی خطیب وامام غوثیہ مسجد سری رام پاڑہ کی نگرانی میں عرس تاج الشریعہ نہایت ہی دھوم دھام سے منایا گیا اس موقع پر خصوصی خطاب راقم الحروف ظفر الدین رضوی نے کیا راقم الحروف نے کہا کہ اگرچہ مرشد برحق آقائی ومولائی حضور تاج الشریعہ ٤/سال پہلے اپنے ارادتمندوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکے ہیں مگر آج بھی ان کی جلائی ہوئی شمع عشق ومحبت اپنی ظلمت کش کرنوں سے قلوب عالم کے نہاں خانوں کو تابناک کر رہی ہے ان کا نورانی چہرہ اور دلکش قد وقامت اگرچہ عقیدتمندوں کے سر کی آنکھوں سے روپوش ہے مگر ان کا دلنشیں پیکر چشم بینا کے سامنے اپنی تمام تر رعنائیوں اور جلوہ سامانیوں کے ساتھ روشن وتابناک ہے کوئی ایسا لمحہ نہیں جس میں ان کی یادیں نہ آتی ہوں اہلسنت والجماعت کی کون سی ایسی محفل ہے جس میں ان کے حسین کارناموں کے چرچے نہ ہوتے ہوں۔ مسلک اعلیٰ حضرت کا شیدائی بڑی عقیدت کے ساتھ ان کو یاد کرتا ہے سچ کہوں تو مسلک اعلیٰ حضرت کے وفاداروں کی محفلوں میں تاج الشریعہ ہمہ دم موجود ہیں اور اپنے چاہنے والوں سے وہ قطعاً دور نہیں۔ دراصل حضور تاج الشریعہ نے دین وسنت کی خدمت واشاعت کو حاصل زندگی سمجھا جس کیلئے انہوں نے مخالف طوفانوں کا یکہ وتنہا مقابلہ کیا دنیا کو بتایا کہ صلح کلیت کی پہچان کیا ہے انہوں نے اپنی ساری زندگی مسلمانوں کو یہی پیغام دیا کہ صلح کلیوں سے دور رہنے میں ہی بھلائی ہے تاج الشریعہ نے صلح کلیت کے طوفان بلاخیز میں اس جوانمردی اور پامردی کا ثبوت دیا جس سے طوفان حوادث کا رخ پھر گیا اور وہ طاغوتی طاقت کے سینے پر فاتحانہ انداز میں کھڑے ہو کر مسکرانے لگے دنیا نے دیکھا کہ اس مرد آہن وبطل جلیل نے صلح کلیت کے پنجۂ استبداد کو موڑ کر اس پر حق وصداقت کی بالادستی قائم کی۔ آج بھی ان کا نام سنتے ہی صلح کلیوں کے بدن کانپ جاتے ہیں جیسا کہ آپ جانتے ہی ہوں گے کہ ان پر مخالفین ومعاندین کے چوطرفہ ومتواتر ومسلسل نازیبا کلمات کے حملے ہوئے مگر اس مرد قلندر کے پائے ثبات وقلم حق ترجمان میں ذرہ برابر بھی جنبش ولغزش نہ آئی یقیناً وہ اپنے عزم وارادے میں کوہ گراں وجبل شامخ تھے ساری دنیا یہی کہتی ہوئی نظر آتی ہے کہ حضور تاج الشریعہ مسلک اعلیٰ حضرت کے ایک عظیم داعی ونقیب وترجمان تھے۔ واضح رہے کہ غوثیہ مسجد سری رام پاڑہ بھانڈوپ میں بعد نماز ظہر اور نور وارث مسجد تین درگاہ بھانڈوپ میں بعد نماز مغرب عرس تاج الشریعہ کی تقریبات کا اہتمام کیا گیا دونوں جگہوں پر راقم الحروف نے حضور تاج الشریعہ کی حیات وخدمات پر اپنی بساط کے مطابق لوگوں کے سامنے اپنا خطاب پیش کیا غوثیہ مسجد میں مولانا محمد موسیٰ کلیم نے بھی اپنے خیالات ونظریات کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضور تاج الشریعہ قدس سرہ ایک سچے عاشق رسول تھے ان کے رگ وریشے میں عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رچا بسا ہوا تھا وہ عشق رسالت کے جلو میں رہا کرتے تھے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ان کی زندگی کا نصب العین تھا مفتی عبد القدوس فیضی نے دعائیہ کلمات پیش کی انہوں نے کہا کہ تاج الشریعہ کی ذات گرامی ہمارے لئے مشعل راہ ہے ان کی زندگی کا ہر گوشہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوبا ہوا تھا یہی وجہ ہے کہ ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے والوں کا بہت بڑا اژدھام تھا کروڑوں کی تعداد اس بات پر غماز تھی کہ وہ چلے گئے لیکن اپنی یادیں چھوڑ گئے۔ یہ سچ ہے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں زندگی گزارتے ہیں زمانہ ان کے گن گانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ مولانا معین الدین رضوی اور مولانا رجب علی فیضی نے منقبت تاج الشریعہ اپنی مترنم آواز میں پیش کی دونوں حضرات نے جس انداز میں حضور تاج الشریعہ کی بارگاہ میں منقبت پیش کی وہ لائق تحسین وآفرین تھا انہیں دونوں حضرات کی کدوکاوش سے بھانڈوپ کی سرزمین پر عرس تاج الشریعہ کی تقریبات کا انعقاد ہوا خلیفۂ غیاث ملت مفتی افروز عالم نظامی کی دعاؤں پر جشن مبارک اختتام پذیر ہوا۔

تحفظ ختم نبوت کے مجاہد عظیم حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ جنہوں نے ناموس رسالت کے لیے اپنے جوان بیٹے کا جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا آپ کا بیٹا آج شام تک کا مہمان ہے اس کا کوئی علاج نہیں۔ ڈاکٹر کے یہ الفاظ سن کر مولانا رو پڑے اپنے بیٹے کو گھر لے آئے۔ گھر میں کھڑے اپنے بیٹے کی تیمارداری کر رہے تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی مولانا دروازے پر گئے باہر ایک بوڑھے شخص کو کھڑے پایا حضرت نے سلام ودعا کے بعد پوچھا بابا جی! خیریت سے آئے ہو؟ وہ کہنے لگا خیریت سے کہاں آیا ہوں ہمارے علاقے میں ایک قادیانی مبلغ آیا ہوا ہے وہ لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ امت گمراہ ہو رہی ہے اور آپ گھر میں کھڑے ہیں مولانا نے جیسے ہی یہ بات سنی آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے بیوی سے فرمایا بی بی! میرا بیگ کہاں ہے؟ بیوی نے بیگ اٹھا کر دیا اور آپ بیگ ہاتھ میں پکڑے گھر سے روانہ ہونے لگے بیوی نے دامن پکڑ لیا اور کہنے لگی، مولانا! آخری لمحات میں اپنے نوجوان بیٹے کو اس حالت میں چھوڑ کر جا رہے ہو مولانا نے آسمان کی طرف نظریں اٹھائیں اور رو کر روانہ ہونے لگے تو جاں بلب بیٹے نے کہا: ابا جان! میں آج کا مہمان ہوں چند لمحے تو انتظار کر لیجئے میری روح نکل رہی ہے مجھے اس حال میں چھوڑ کر جا رہے ہو؟ مولانا نے اپنے نوجوان بیٹے کو بوسہ دیا رونے لگے اور فرمایا: اے بیٹے! بات یہ ہے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی خاطر جا رہا ہوں کل قیامت کے دن حوض کوثر پر ہماری تمہاری ملاقات ہو جائیگی۔ یہ فرمایا اور گھر سے روانہ ہو گئے۔ اڈے پر پہنچے ابھی بس میں بیٹھے ہی تھے کہ چند لوگ دوڑے آئے اور کہنے لگے مولانا! آپکا بیٹا فوت ہو چکا ہے اس کا جنازہ پڑھاتے جائیے! مولانا نے آسمان کی طرف نظریں اٹھائیں اور رو کر فرمانے لگے جنازہ پڑھانا فرض کفایہ ہے اور امت محمدیہ کو گمراہی سے بچانا فرض عین ہے فرض عین کو چھوڑ کر فرض کفایہ کی طرف نہیں جا سکتا۔ پھر وہاں سے روانہ ہو گئے اس علاقے میں پہنچے اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا کی وہ قادیانی مبلغ بھاگ گیا۔ مولانا تین دن کے بعد گھر واپس پہنچے بیوی قدموں میں گر گئی اور رو کر کہنے لگی مولانا! جب آپ جا رہے تھے تو بیٹا آپکی راہ تکتا رہا اور کہتا رہا جب ابا جان واپس آئیں تو انھیں میرا اسلام عرض کر دینا مولانا نے جب یہ سنا تو فوراً اپنے بیٹے کی قبر پر گئے اور دعا مانگنے لگے اے اللہ! ختم نبوت کے وسیلے سے میرے بیٹے کی قبر کو جنت کا باغ بنا دے مولانا دعا مانگ کر گھر واپس آئے تو رات بیٹے کو خواب میں دیکھا بیٹے نے اپنے ابا سے ملاقات کی اور کہا کہ: رب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم! ختم نبوت کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ نے میری قبر کو جنت کا باغ بنا دیا ہے ختم نبوت کے اس مجاہد کو دنیا حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ کے نام سے جانتی ہے"...! ایسے تھے ختم نبوت کے مجاہد عظیم جنہوں نے ناموس رسالت کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا۔۔۔ سبحان اللہ

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز بمبئی
اداریہ

ماہ ذی القعدہ کے مشہور واقعات

ذی القعدہ کا مہینہ وہ بزرگ مہینہ ہے جس کو حرمت کا مہینہ فرمایا گیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا "مِنۡهَاۤ اَرۡبَعَةٌ حُرُمٌ" یعنی وہ بارہ مہینوں میں چار مہینے حرمت والے ہیں ان میں سے پہلا حرمت والا مہینہ ذی القعدہ ہے۔ اس میں درج ذیل واقعات رونما ہوئے

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو تیس راتوں کا وعدہ

ذی القعدہ کی پہلی تاریخ کو اللہ جل شانہٗ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دینے کے لیے تیس راتوں کو وعدہ فرمایا تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"وَوٰعَدۡنَا مُوۡسٰى ثَلٰثِيۡنَ لَيۡلَةً وَّاَتۡمَمۡنٰهَا بِعَشۡرٍ فَتَمَّ مِيۡقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً‌ ۚ وَقَالَ مُوۡسٰى لِاَخِيۡهِ هٰرُوۡنَ اخۡلُفۡنِىۡ فِىۡ قَوۡمِىۡ وَاَصۡلِحۡ وَلَا تَتَّبِعۡ سَبِيۡلَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوۡسٰى لِمِيۡقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ" ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ سے (ف ۲۵۹) تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں دس اور بڑھا کر پوری کیں تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا، اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا (سورۂ اعراف پارہ ۹)

سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنی اسرائیل سے وعدہ تھا کہ جب اللہ تعالیٰ ان کے دشمن فرعون کو ہلاک فرمادے گا تو وہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک کتاب لائیں گے جس میں حلال وحرام کا بیان ہوگا

جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو ہلاک کیا تو سیدنا سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے اس کتاب کے نازل فرمانے کی درخواست کی۔ تو حکم ہوا کہ تیس روزے رکھیں۔ جب آپ وہ روزے پورے کر چکے تو آپ کو اپنے دہن مبارک میں ایک طرح کی بو معلوم ہوئی آپ نے مسواک کیا۔ ملائکہ نے عرض کیا کہ ہمیں آپ کے دہن مبارک سے بڑی محبوب خوشبو آیا کرتی تھی آپ نے مسواک کر کے اس کو ختم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ماہ ذی الحجہ میں دس روزے اور رکھیں۔ اور فرمایا کہ اے موسیٰ! علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کیا تمہیں معلوم نہیں کہ روزے دار کے منہ کی خوشبو میرے نزدیک مشک وامبر سے بھی زیادہ اطیب ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جب سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کلام سننے کے لیے حاضر ہوئے تو آپ نے طہارت کی اور پاکیزہ لباس پہنا اور روزہ رکھ کر طور سینا میں حاضر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بادل نازل فرمایا جس نے پہاڑ کو ہر طرف سے بقدر چار فرسنگ ڈھانک لیا۔ شیاطین اور زمین کے جانور حتیٰ کے رہنے والے فرشتے تک وہاں سے علیحدہ کر دیے گئے۔ اور آپ کے لیے آسمان کھول دیا گیا۔ تو آپ نے ملائکہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ہوا میں کھڑے ہیں اور آپ نے عرش الٰہی کو صاف دیکھا۔ یہاں تک کہ الواح وقلموں کی آواز سنی۔ اور اللہ تبارک تعالیٰ نے آپ سے کلام فرمایا۔ آپ نے اس کی بارگاہ میں معروضات پیش کئے۔ اس نے اپنا کلام کریم سنا کر نوازا۔ حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے ساتھ تھے۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا وہ انہوں نے کچھ نہ سنا۔ (تفسیر خازن وغیرہ)

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو توریت دیکر فرمایا "قَالَ يٰمُوۡسٰۤى اِنِّى اصۡطَفَيۡتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىۡ وَبِكَلَامِىۡ ‌ۖ فَخُذۡ مَاۤ اٰتَيۡتُكَ وَكُنۡ مِّنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبۡنَا لَهٗ فِى الۡاَلۡوَاحِ مِنۡ كُلِّ شَىۡءٍ مَّوۡعِظَةً وَّتَفۡصِيۡلًا لِّـكُلِّ شَىۡءٍ‌ ۚ فَخُذۡهَا بِقُوَّةٍ وَّاۡمُرۡ قَوۡمَكَ يَاۡخُذُوۡا بِاَحۡسَنِهَا‌ ؕ سَاُورِيۡكُمۡ دَارَ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۱۴۵﴾" ترجمہ: فرمایا اے موسیٰ میں نے تجھے لوگوں سے چن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے، تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں میں ہو، ورہم نے اس کے لیے تختیوں میں لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل، اور فرمایا اے موسیٰ اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کر اس کی اچھی باتیں اختیار کریں عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر

ایک حکایت

ایک نیک اخلاق وکردار کا حامل لیکن غریب لڑکا کسی کے گھر اس کی بیٹی کا رشتہ لینے گیا بیٹی کا باپ بولا: تم غریب ہو اور میری بیٹی غربت اور تکالیف کو برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتی اس لئے میں تمہیں اپنی بیٹی کا رشتہ نہیں دے سکتا۔ پھر ایک بداخلاق وبدکردار لڑکا اسی لڑکی کا رشتہ لینے گیا تو اس کا باپ رشتہ دینے کیلئے راضی ہوگیا اور اس کے بداخلاق ہونے کے بارے میں یہ کہا اللہ اس کو ہدایت دے گا انشاء اللہ تو اس کی بیٹی نے کہا: باباجان کیا جو اللہ ہدایت دے سکتا ہے وہ رزق نہیں دے سکتا؟؟؟ یا ان دونوں خداؤں میں کوئی فرق ہے؟

چمک رہا ہے جو اختر ہزار آنکھوں میں

۶/ذی القعدہ
یوم وصال حضور تاج الشریعہ
از: فداء المصطفیٰ

شمعِ بزم اہل سنت حضرت اختر رضا خاں
نازِ بزمِ قادریت حضرت اختر رضا خان
نگاہِ مفتی اعظم کی ہیں یہ جلوہ گری
چمک رہا ہے جو اختر ہزار آنکھوں میں

یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح ظاہر و باہر ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کی رشد وہدایت اور مذہبِ اسلام کی نشر واشاعت کے لیے آدم علیہ السلام سے لے کر ہم سب کے آقا و مولی جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام و رسولانِ عظام علیہم السلام کو اس خاکدان گیتی پر مبعوث فرمایا۔ اور جتنے بھی انبیاء کرام و رسولانِ عظام علیہم السلام اس روئے زمین پر جلوہ گرہ ہوئے سبھی نے اپنی قوم کے لوگوں کو راہِ حق پر گامزن کرنے کے لیے دن و رات محنت کرتے رہیں اور اپنی قوم کے باشندوں کو خدائے لم یزل کے دین سے آشنا کراتے رہیں۔ پھر جن لوگوں نے ان انبیاء کرام و رسولانِ عظام علیہم السلام کی دعوت پر لبیک کہا وہ فلاح وبہبودی کی اعلیٰ ترین منصب پر فائز ہوئے اور دارین کی سعادتوں سے مالا مال ہوئے۔ اور جن حضرات نے ان کی دعوت سے منھ موڑا اور اپنا راستہ ان سے منقطع کر لیا وہ لوگ ضلالت وگمراہی کے دلدل میں پھنستے چلے گئے اور آخر کار ان کا نام تاریخ کے اوراق سے محو کر دیا گیا۔

اب انبیاء کرام و رسولانِ عظام علیہم السلام کے آمد کا سلسلہ تو منقطع ہو چکا ہے مگر اللہ رب العزت کے مقرب اور برگزیدہ بندے اس دارِ فانی مین تشریف لاتے رہتے ہیں اور لوگوں کے دلوں کو اللہ کی محبت سے مسخر کرتے رہیں۔ انہیں نفوسِ قدسیہ میں سے کوئی اپنے زمانے کا امام غزالی الطوسی رحمۃ اللہ علیہ بن کر چمکا تو کوئی فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ بن کر روشن ہوا تو کوئی امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بن کر ظاہر ہوا تو کوئی جلال الدین رومی بن رحمۃ اللہ علیہ کر رونما ہوا تو کوئی ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ بن کر تزکیۃ القلوب کا بڑے پیمانے پر کام سرانجام دیا تو کوئی شیخ الاسلام والمسلمین حسان الہند امام احمد رضا فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بن کر تمام تر ابھر تے ہوئے فتنوں کا ازالہ کیا اور خدائے لم یزل کے دین کی خوب آب یاری کی تو کوئی مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ بن کر وہابیوں اور نجدیوں کا دندانِ شکن جواب دیا تو کوئی امام الفقہاء شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ بن کر ہند و پاک میں پھیلی تمام تر خرافات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا تو کوئی صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بن کر بہارِ شریعت جیسی ضخیم اور آسان فہم کتاب اس امتِ مسلمہ کو عطا فرمائی جس سے لوگ کل بھی مستفید ہو رہے تھے، آج بھی مستفید ہو رہے ہیں اور تا بروزِ قیامت اس عظیم کتاب سے مستفید ہوتے رہیں گے۔ بالکل اسی طرح ہندوستان کی مقدس زمین پر انہیں بزرگانِ دین اور عظیم ہستیوں میں سے ایک عظیم المرتبت ہستی وارثِ علوم اعلیٰ حضرت حضور تاج الشریعہ بدر الطریقہ مرجع عالم فقیہ اعظم شیخ الانام یادگار حجۃ الاسلام حضرت العلام الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہے۔

ولادت با سعادت: آپ کی ولادت کاشانہ رضا محلہ سوداگران بریلی ۱۴/ ذی قعدہ ۱۳۶۱ھ/ ۲۳/ نومبر ۱۹۴۲ء بروز منگل ہوئی۔ پاسپورٹ کے مطابق ولادت کی شمسی تاریخ یکم فروری ۱۹۴۳ء ہے۔ اس لحاظ سے تاریخ قمری ۲۵ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ بروز پیر ہے۔ بعض صاحبان نے آپ کی تاریخ ولادت ۲۴/ ذی قعدہ ۱۳۶۲ھ/ ۲۳/ نومبر ۱۹۴۳ء اور ۲۶ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ/ ۲/ فروری ۱۹۴۳ء اور ۲۵/ صفر ۱۳۶۱ھ/ ۱۹۴۲ء لکھا ہے۔ مؤخر الذکر تاریخ ولادت، صاحب تذکرہ کی کتاب "الصحابۃ نجوم الاہتداء" اور "حقیقۃ البریلویہ" کے تعریف بالمؤلف میں بایں الفاظ مذکور ہے۔ ولد الشیخ الامام اختر رضا خان الحنفی القادری الازہری یوم الخامس والعشرین (۲۵) من شہر صفر لعام ۱۳۶۱ھ الموافق ۱۹۴۲ء بمدینۃ بریلی فی شمال الہند۔ صحیح تاریخ ولادت ۱۴/ ذی قعدہ ۱۳۶۱ھ ۲۳/ نومبر ۱۹۴۲ء ہی ہے۔

نام ونسب: آپ حضرت مفسر اعظم ہند حضرت علامہ محمد ابراہیم رضا علیہ الرحمہ کے فرزند ارجمند ہیں، دستور خاندان کے مطابق آپ کا پیدائشی نام محمد رکھا گیا۔ چونکہ والد ماجد کا نام محمد ابراہیم رضا ہے اس نسبت سے آپ کا نام اسمٰعیل رضا تجویز ہوا، عرفی نام اختر رضا ہے اور اسی نام سے مشہور ہیں۔ اختر ہے قادری مشربا اور ازہری علماً نام کے آگے تحریر کرتے ہیں، آپ افغانی النسل ہیں۔ شجرہ پدری و مادری سے نجیب الطرفین بڑھیچی افغانی پٹھان ہیں۔ شجرہ پدری تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا بن مفسر اعظم ہند محمد ابراہیم رضا علیہ الرحمۃ ابن حجت الاسلام محمد حامد رضا علیہ الرحمۃ ابن امام اہل سنت اعلی حضرت مفتی محمد احمد رضا علیہ الرحمۃ ابن خاتم المتکلمین مفتی محمد نقی علی خاں علیہ الرحمہ الخ۔ شجرہ مادری تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا ابن نگار فاطمہ عرف سرکار بیگم بنت مفتی اعظم ہند مفتی محمد مصطفی رضا علیہ الرحمۃ ابن اعلی حضرت مولانا امام احمد رضا علیہ الرحمۃ الخ۔ محمد نام پر آپ کا عقیقہ ہوا، والدین اور نانی و نانا جان کے سایہ عاطفت میں پرورش ہوئی، حضور تاج الشریعہ کی کتاب زندگی ایسے ماحول میں اور ایسی تہذیب وتمدن میں کھلی جو چوطرفہ خالص اسلامی شرعی تھا۔ داد یہاں و نانیہال دونوں خانوادہ ہی میں ہے اور حسن اتفاق کہ سسرال بھی خاندان ہی میں رہی، اس لیے حضرت کی نگاہ نے ہر وقت وہ ماحول دیکھا جو کہ دائرہ شرع میں پروان چڑھتا ہے۔ اس کا اثر حضرت کی ذات وشخصیت نے خوب قبول کیا اور خود کو شریعت اسلامی کے اندر ڈھال لیا اور زبردست مبلغ اسلام بن کر ابھرے۔

تعلیم و تربیت: والد ماجد نے روحانی وجسمانی، ظاہری و باطنی ہر طرح کی تربیت فرمائی اور شاندار تربیت کا انتظام فرمایا، بڑے ناز ونعم سے پالا اور تمام ضرورتوں کو پورا فرمایا، جب آپ ۴/ سال، ۴/ ماہ ۴/ دن کے ہوئے تو والد ماجد نے تسمیہ خوانی کا اہتمام کیا۔ دار العلوم منظر اسلام کے طلبہ و مدرسین کی دعوت فرمائی، عزیز واقارب ومعززین شہر کو بھی مدعو فرمایا۔ مفسر اعظم ہند حضرت علامہ ابراہیم رضا علیہ الرحمہ نے اپنے خسر محترم و چاجان جانشین اعلی حضرت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں عریضہ پیش کیا کہ اختر میاں" کی تسمیہ خوانی کی تقریب ہے حضور شرکت فرمائیں اور تسمیہ خوانی بھی کروائیں چنانچہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے تسمیہ خوانی کروائی۔ آپ نے والدہ ماجدہ سے ناظرہ کیا اور ابتدائی کتب خود والد نے پڑھائیں۔ اس کے بعد دار العلوم منظر اسلام میں داخلہ کرا دیا۔ محنت ولگن کے ساتھ مروجہ درس نظامی کی تکمیل یہیں کی، آپ کو شروع ہی سے مطالعہ کا بے حد شوق رہا، اس سلسلے میں تین ہم عصر قد آور شخصیتوں کے تاثرات مارہرہ سے بریلی تک" سے نقل کرتے ہیں۔ امام علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین علیہ الرحمہ سابق شیخ الحدیث دار العلوم چرہ محمد پور، فیض آباد فرماتے ہیں: حضور ازہری میاں کو میں نے طالب علمی کے زمانے میں دیکھا مطالعہ کے بے حد شوقین حتی کہ کبھی کبھار مسجد میں آتے تو دیکھا کہ راستہ چلتے جہاں موقع ملا کتاب کھول کر پڑھنے لگتے"۔

اسی طرح حضرت مفتی غلام مجتبی اشرفی قدس سرہ شیخ الحدیث منظر اسلام، بریلی فرماتے ہیں کہ: حضرت تاج الشریعہ کو کتابوں سے بہت شغف ہے، زمانہ طالب علمی سے ہی نئی نئی کتابیں دیکھنے، پڑھنے کا بہت زیادہ شوق حتی کہ راستہ چلتے بھی کتاب پڑھتے اور اب میں دیکھ رہا ہوں وہ شوق دن دونا رات چوگنا ہے۔ عمدۃ المحققین حضرت علامہ قاضی عبد الرحیم بستوی علیہ الرحمہ تو ہمیشہ آپ کے مطالعہ اور قوت حافظہ کا ذکر کرتے تھے، بعض دفعہ کسی کسی واقعہ کا بھی ذکر فرماتے تھے۔

ابتدائی کتب پہلی فارسی، دوسری فارسی، گلزار دبستاں اور بوستاں، جناب حافظ انعام اللہ خاں تسنیم حامدی سے پڑھیں، ۱۹۵۲ء میں فضل الرحمن اسلامیہ انٹر کالج، بریلی میں داخل کیے گئے، جہاں ریاضی، ہندی، سنسکرت، انگریزی وغیرہ میں تعلیم حاصل کی۔ آٹھویں کلاس پاس کرنے کے بعد دار العلوم منظر اسلام میں داخل ہوئے، دوران تعلیم ہی آپ کے اندر انگریزی، عربی بولنے کی صلاحیت پیدا ہوگئی تھی، فضیلۃ الشیخ مولانا محمد عبد التواب مصری جو کہ منظر اسلام کے استاذ۔ کے استاذ تھے، عربی ادب کی تعلیم دیا کرتے تھے، حضور تاج الشریعہ علی الصبح انہیں ہندی، اُردو اور انگلش کے اخبارات کو عربی میں ترجمہ کر کے سنایا کرتے تھے اور آپ ان سے بلا تکلف گفتگو کر لیا کرتے تھے۔ انہیں صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے شیخ مصری نے کہا کہ انہیں جامعہ ازہر قاہرہ بغرض اعلی تعلیم بھیج دیا جائے۔

اساتذہ کرام: حضور تاج الشریعہ نے جن اساتذہ کرام سے اکتساب علم کیا اور تاج الشریعہ، مفتی اعظم ہند، قاضی القضاۃ جیسے معلیٰ القاب سے ملقب ہوئے وہ آفتاب علم وفضل مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) حضور مفتی اعظم ہند محمد مصطفی رضا خاں نوری علیہ الرحمہ، بانی دار العلوم مظہر اسلام، بریلی شریف۔ (۲) حضرت مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں علیہ الرحمہ مہتمم دار العلوم منظر اسلام مفسر اعظم ہند، بریلی۔ (۳) حضرت مفتی محمد افضل حسین مونگیری ثم پاکستانی شیخ الحدیث دار العلوم منظر اسلام، بریلی۔ (۴) حضرت والدہ ماجدہ نگار فاطمہ عرف سیر کار بیگم، مبلغہ اسلام، بریلی۔ (۵) حضرت مولانا حافظ محمد انعام اللہ خان تسنیم حامدی، بریلی۔ (۶) حضرت مولانا شیخ محمد سامی شیخ الحدیث والتفسیر، جامعہ ازہر، قاہرہ، ہمصر۔ (۷) حضرت مولانا شیخ عبد الغفار، استاذ الحدیث جامعہ ازہر، قاہرہ، مصر۔ (۸) حضرت مولانا عبد التواب مصری، شیخ الادب، منظر اسلام، بریلی۔ (۹) صدر العلماء حضرت مفتی محمد تحسین رضا خاں، صدر المدرسین وشیخ الحدیث جامعۃ الرضا، بریلی۔ (۱۰) حضرت مولانا محمد احمد جہانگیر خاں اعظمی، استاذ ومفتی دار العلوم منظر اسلام، بریلی۔

حضور تاج الشریعہ کے مذکورہ بالا اساتذہ کی فہرست ناقص ہے۔ اس میں ان تمام اساتذہ کا ذکر نہیں ہے جو دار العلوم منظر اسلام میں استاذ اور جامعہ ازہر مصر میں حضرت کے استاذ رہے اور اسلامیہ انٹر کالج بریلی کے شعبہ عصریات کے ٹیچرس استاذ رہے۔ ہاں یہ ان کی فہرست ضرور کہی جاسکتی ہے۔ جن سے حضرت نے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے۔

علوم وفنون کی مہارت: حضور تاج الشریعہ مندرجہ ذیل علوم وفنون میں مہارت رکھتے ہیں:

(۱) علوم قرآن۔ (۲) اصول تفسیر۔ (۳) علم حدیث۔ (۴) اصول حدیث۔ (۵) اسماء الرجال۔ (۶) فقہ حنفی۔ (۷) فقہ مذاہب اربعہ۔ (۸) اصول فقہ۔ (۹) علم کلام۔ (۱۰) علم صرف۔ (۱۱) علم نحو۔ (۱۲) علم معانی۔ (۱۳) علم بدیع۔ (۱۴) علم بیان۔ (۱۵) علم منطق۔ (۱۶) علم فلسفہ قدیم وجدید۔ (۱۷) علم مناظرہ۔ (۱۸) علم الحساب۔ (۱۹) علم ہندسہ۔ (۲۰) علم ہیت۔

بقیہ صفحہ ۳ پر

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی
جلد نمبر 27 شمارہ نمبر 50
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبد الکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲/ڈونٹاڈ اسٹریٹ ممبئی ۹ سے شائع کیا۔
سالانہ ممبرشپ
۲۰۰/روپئے
مالک: عبد الغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے
ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کام یابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کر رہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں ومضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔
سالانہ فیس 200 روپے
پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔ ۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوایئے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

امیر المومنین سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی دینی و تبلیغی خدمات

امیر المومنین سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لیے خوب کاوشیں کیں۔ اپنی خداداد صلاحیتوں کا اس راہ میں بخوبی استعمال کیا، بدر سے لے کر جنگ حنین تک کے ہر معرکۂ حق و باطل میں اپنی شجاعت و بہادری کے جوہر دکھاتے رہے اور پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناموس کے محافظ بنے رہے۔ آپ کی جاں بازیاں اور قربانیاں بے مثال ہیں، کئی نازک حالات میں جہاں کوئی بھی آگے بڑھنے کے لیے تیار نہیں ہوتا آپ بلاخوف وخطر جان کی پروہ کئے بغیر اسلام کے تحفظ وبقا کے لئے اپنے آپ کو پیش کردیتے ایسے متعدد واقعات تاریخ اسلام میں موجود ہیں۔ بدر کے معرکے میں کفار کے مقابلے کے لئے ''لافتی الا علی لاسیف الا ذوالفقار'' کے مظہر ومصداق سیدنا علی آگے بڑھے اور ذوالفقار حیدری نے بدر کے میدان میں جوشان دکھائی آج بھی اس کے تذکرے پڑھ کر اہل ایمان مچل جاتے ہیں۔ اس موقع پر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو اسلامی علم عطا فرمایا اور ذوالفقار حیدری ہمیشہ کے لئے آپ کو سپرد فرمادی۔ جنگ اُحد بھی تاریخ اسلام کا روشن اور درخشاں باب ہے جہاں مسلمانوں نے اپنی جان و مال کی پرواہ کیے بغیر تحفظ اسلام کی خاطر مثالی قربانیاں پیش کیں۔ یہ جنگ ۳؍ھ میں ہوئی اور اس میں بھی مسلمانوں کو فتح مبین حاصل ہوئی۔ جس وقت جنگ پورے شباب پر تھی سر کٹ کٹ کر گر رہے تھے سینے گھائل ہو رہے تھے اس وقت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات انصار کے جھنڈے کے نیچے تشریف فرما تھے حضور نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ جھنڈا اٹھالو۔ جھنڈا آپ کے ہاتھ میں تھا آپ نعرہ لگا رہے تھے ''انا ابو القصم''، میں باطل کی پشت توڑنے والا ہوں۔ یہی نہیں اسلام وکفر کے درمیان ہونے والے بیشتر معرکوں میں مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرکت فرمائی اور کامیاب وکامران ہوئے۔

غزوۂ احزاب (خندق) اور صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی آپ کی جرات وجوانمردی سے مسلمانوں کے حوصلوں میں پختگی آئی اور آپ نے رسول کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت کا حق ادا کردیا۔ ۱۰؍ھ میں عرب کے مختلف خطوں میں تبلیغ دین کے لیے وفود بھیجے گئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا آپ کی کوششوں سے وہاں خوشگوار تبدیلی ظاہر ہوئی اور اسلام کی اشاعت ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد خلفائے ثلاثہ کے عہد میں حضرت علی اہم ملکی وسیاسی معاملات میں اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہے آپ کی اصابت رائے سے بڑے بڑے کام تکمیل کو پہونچے، حضرت عمر جب شام تشریف لے گئے تو آپ کو اپنا نائب بنایا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ۳۵؍ھ میں ہوئی تو آپ کے ہاتھوں پر خلافت کی بیعت کی گئی۔ بیعت خلافت کے بعد آپ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو ہادی بنا کر بھیجا ہے جو خیر وشر کو وضاحت کے ساتھ بتاتی ہے لہٰذا خیر کو اختیار کیجئے اور شر سے الگ رہیے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزوں کو حرمت کا درجہ دیا ہے ان میں سب سے فائق حرمت مسلمان کی ہے توحید واخلاص کے ذریعہ مسلمانوں کے حقوق کو اللہ نے مضبوطی سے مربوط کردیا ہے مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے تمام مسلمان محفوظ رہیں''۔ (ماخوذ: عشرۂ مبشرہ)

(عطاؤالرحمٰن نوری)

☆☆☆☆☆

تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرض ہے.....!!!

جنگ یمامہ، مسیلمہ کذاب کے دعویٰ نبوت کے نتیجے میں لڑی گئی جس میں ۱۲۰۰؍صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شہادت ہوئی لیکن صحابہ کرام نے اس فتنے کو مکمل کچل دیا۔ خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے: "لوگو! مدینہ میں کوئی مرد نہ رہے، اہل بدر ہوں، یا اہل احد سب یمامہ کا رخ کرو" بھیگتی آنکھوں سے وہ دوبارہ بولے: "مدینہ میں کوئی نہ رہے حتیٰ کہ جنگل کے درندے آئیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گھسیٹ کر لے جائیں" غور کریں! لفظوں کے پیچھے چھپے ہوئے کرب کو محسوس کریں، حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زخم دل کا اندازہ کریں اور یہ بھی کہ ان کی نظر میں عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کی کیا اہمیت تھی! صحابہ کرام کہتے ہیں کہ اگر سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو نہ روکتے تو وہ خود تلوار اٹھا کر یمامہ کا رخ کرتے۔ ۱۳؍ہزار کے مقابل بنوحنفیہ کے ۷۰,۰۰۰؍جنگجو، اسلحہ سے لیس کھڑے تھے۔ یہ وہی جنگ تھی جس کے متعلق اہل مدینہ کہتے تھے: "بخدا ہم نے ایسی جنگ نہ کبھی پہلے لڑی نہ کبھی بعد میں لڑی" اس سے پہلے جتنی جنگیں ہوئیں بدر احد خندق خیبر موتہ وغیرہ میں صرف ۲۵۹؍صحابہ کرام شہید ہوئے تھے۔ لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے منصب ختم نبوت کے دفاع میں لڑی جانے والی اس جنگ میں ۱۲۰۰؍صحابہ کٹے جسموں کے ساتھ مقتل میں پڑے تھے۔ اے قوم! تمہیں پھر بھی ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اہمیت معلوم نہ ہوئی۔ انصار کا وہ سردار ثابت بن قیس ہاں وہی جس کی بہادری کے قصے عرب وعجم میں مشہور تھے اس کی زبان سے جملہ ادا ہوا: اے اللہ! جس کی یہ عبادت کرتے ہیں میں اس سے برأت کا اظہار کرتا ہوں" چشم فلک نے وہ منظر بھی دیکھا جب وہ اکیلا ہزاروں کے لشکر میں گھس گیا اور اس وقت تک لڑتا رہا جب تک اس کے جسم پر کوئی ایسی جگہ نہ بچی جہاں شمشیر وسناں کا زخم نہ لگا ہو۔

خطاب رضی اللہ عنہ کا لاڈلا بھائی۔۔۔۔ ہاں وہی زید بن خطاب جو اسلام لانے میں صف اول میں شامل تھے انہوں نے مسلمانوں میں آخری خطبہ دیا: "واللہ! میں آج کے دن اس وقت تک کسی سے بات نہ کرونگا جب تک کہ انہیں شکست نہ دے دوں یا شہید نہ کردیا جاؤں" اے قوم! تمہیں پھر بھی ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اہمیت معلوم نہ ہوئی۔ وہ بنوحنفیہ کا باغ "حدیقۃ الرحمان" تھا جس میں اتنا خون بہا کہ اسے "حدیقۃ الموت" کہا جانے لگا۔ وہ ایسا باغ تھا جس کی دیواریں مثل قلعہ کے تھیں کیا عقل یہ سوچ سکتی ہے کہ ہزاروں کا لشکر ہو اور براء بن مالک کہے: "لوگو! اب ایک ہی راستہ ہے تم مجھے اٹھا کر اس قلعے میں پھینک دو میں تمہارے لئے دروازہ کھولونگا" اس نے قلعہ کی دیوار پر کھڑے ہو کر منکرین ختم

نبوت کے اس لشکر جرار کو دیکھا اور پھر تن تنہا اس قلعے میں چھلانگ لگادی۔

قیامت تک جو بھی بہادری کا دعوی کرے گا یہاں وہ بھی سر پکڑ لے گا!!!! ایک اکیلا شخص ہزاروں سے لڑ رہا تھا ہاں اس نے دروازہ بھی کھول دیا اور پھر مسلمانوں نے منکرین ختم نبوت کو کاٹ کر رکھ دیا۔

اے قوم! کاش کہ تم جان لیتے کہ تمہارے اسلاف نے اپنی جانیں دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا دفاع کیا ہے۔۔۔۔ کاش تمہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ان صحابہ کے جذبوں کا علم ہوتا جو ایک مٹھی بھر جماعت کے ساتھ حد نگاہ تک پھیلے لشکر سے ٹکرا گئے۔۔۔۔ قادیانیت ایک بہت بڑے فتنے کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے، پس ہر صاحب ایمان کے ذمے ہے کہ وہ اس کے سدباب کی کوششوں میں شریک ہو۔

اے مسلمانوں، تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جہاد میں اپنا اپنا کردار ادا کرو تا کہ قیامت کے دن خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو۔

☆☆☆☆☆

بری عادتیں وقت پر نہ بدلیں تو پھر وہ ضرورت بن جاتی ہے

مولانا جلال الدین رومی اپنی شہرۂ آفاق مثنوی میں حکایت بیان فرماتے ہیں کہ ایک مال دار شخص اپنے غلام کے ہمراہ بازار سے گزر رہا تھا کہ آذان سنائی دی، رئیس دولت کے نشے میں رب کو بھلائے بیٹھا تھا، اس نے آذان کی صدا کو نظر انداز کر کے اپنا سفر جاری رکھا، مگر اس کا غلام نہایت دین دار تھا، اس نے کہا" مالک اگر اجازت ہو تو فرض رکعتیں پڑھ لوں "۔ مالک نے کہا" جاؤ، مگر جلدی واپس آنا، میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں"۔ اب مالک بیٹھا انتظار کر رہا ہے اور غلام مسجد سے نکلتا ہی نہیں۔ تمام نمازی باہر آگئے، مگر غلام باہر نہ آیا۔ تنگ آکر مالک نے مسجد کے دروازے سے صدا لگائی" اے بندۂ خدا! نماز ختم ہوگئی، تم اندر کیا کر رہے ہو، تمہیں کیا وہاں کسی نے پکڑ کر رکھا ہے؟" غلام نے کہا" بالکل یہی بات ہے، اسی نے، جس طرح کسی نے تمہیں باہر پکڑ رکھا ہے کہ تم مسجد میں داخل نہ ہوسکو، اسی طرح مجھے بھی یہاں کسی نے جکڑ لیا ہے" اس حکایت میں یہ سبق پوشیدہ ہے کہ نیک انسان نیکی پر اسی طرح مجبور ہوتا ہے جس طرح ہر برا انسان بدی پر مجبور ہوتا ہے۔ مولانا رومی علیہ الرحمۃ فرماتے کہ بس یوں سمجھیں کہ ایک کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ رکھا ہے اور دوسرے کو شیطان نے۔ عربی کا مقولہ ہے "العادۃ طبیعۃ ثانیۃ (عادت طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے) کسی کی سیرت اچھی ہو یا بری، راسخ عادتیں انسان کو مخصوص اعمال میں باندھ لیتی ہیں۔ غلام نمازی تھا تو وہی اس کی فطرت بن گئی۔ مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر بری عادتیں وقت پر نہ بدلیں تو پھر وہ ضرورت بن جاتی، لہٰذا جتنی جلد ممکن ہو انہیں بدل ڈالنا چاہیے کیونکہ انسان کی کوئی عادت معمول کا حصہ بن جائے اور اس میں پختگی آجائے تو انسان اس کا اسیر بن کر رہ جاتا ہے مگر یاد رہے کہ نیت سچی ہو تو عادت بد کو نیک عادت میں بدلا جاسکتا ہے البتہ جن لوگوں کی فطرت ہی بد ہو، جن کے قلوب پر مہر لگ چکی ہو وہ خود کو تبدیل نہیں کرسکتے۔ وہ گمراہی پر ہی قائم رہتے ہیں، جب تک اللہ تعالیٰ انہیں راہ راست پر نہ لائے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: چمک رہا ہے جو اختر---

(۲۱) علم تاریخ۔ (۲۲) علم مربعات۔ (۲۳) علم عروض وقوافی۔ (۲۴) علم تکسیر۔ (۲۵) علم جفر۔ (۲۶) علم فرائض۔ (۲۷) علم توقیت۔ (۲۸) علم تقویم۔ (۲۹) علم تجوید وقرائت۔ (۳۰) علم ادب (نظم ونثر عربی نظم ونثر فارسی، نظم ونثر انگریزی، نثر ہندی نظم ونثر اردو)۔ (۳۱) علم زیجات۔ (۳۲) علم خطاطی۔ (۳۳) علم جبر ومقابلہ۔ (۳۴) علم تصوف۔ (۳۵) علم سلوک۔ (۳۶) علم اخلاق۔ حضرت قرآت عشرہ کے ماہر ہیں۔ تلاوت قرآن مصری لہجے میں لاجواب کرتے ہیں۔ اور کئی زبانوں پر مہارت رکھتے ہیں۔ عربی، فارسی، انگریزی، اُردو میں تو آپ کے ادبی شہ پارے ہیں۔ اس کے علاوہ ہندی، سنسکرت، میمنی، گجراتی، مراٹھی، پنجابی، بنگالی، تیلگو، کنڑا، ملیالم، بھوجپوری بولتے اور سمجھتے ہیں۔ حضرت اسلام کی ترویج واشاعت اور ردّ بدعات ومنکرات میں اونچا مقام رکھتے ہیں۔ جس موضوع اور مسئلہ پر قلم اٹھاتے ہیں بے تکلف لکھتے چلے جاتے ہیں۔ جس مسئلہ کی تحقیق کرتے ہیں دلائل کے انبار لگا دیتے ہیں۔ امام احمد رضا کانفرنس بریلی ۱۴۲۵ھ میں محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ امجدی نے اپنی تقریر کے دوران کہا کہ "علامہ ازہری کے قلم سے نکلے ہوئے فتوی کے مطالعہ سے ایسا لگتا ہے کہ ہم اعلی حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر پڑھ رہے ہیں۔ آپ کی تحریر میں دلائل اور حوالجات کی بھرمار سے یہی ظاہر ہوتا ہے"۔

حضرت کی فن خطاطی کے بابت مولانا شہاب الدین لکھتے ہیں کہ: حضرت تاج الشریعہ فن خطاطی میں مہارت رکھتے ہیں اس لیے آپ کے مکاتیب، مضامین ومقالات اور فتاوی حسن تحریر کے لحاظ سے بے مثال ہیں ان تحریرات کو دیکھتے ہی دل باغ باغ ہوجاتا ہے۔ علم وفضل کے ساتھ ساتھ یہ خوبی بہت کم علما ومفتیان عظام میں پائی جاتی ہے۔ حضرت کا طرز خطاطی عہد وزمان کے اعتبار سے بدلتا رہا ہے۔ مگر ہر زمانہ کی تحریریں اپنے آپ میں اعلی نمونہ اور بے مثال خطاطی کی آئینہ دار ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موتیوں کی لڑیاں بکھری ہوئی ہیں۔ درحقیقت حسن تحریر سے خود شخصیت کا وہ جمال مخفی بے حجاب ہو جاتا ہے جس تک رسائی بہت مشکل ہے، حضرت کے مکاتیب کے حسن ظاہری سے حسن معنوی آشکار ہوتا ہے۔ اور حضرت کی ایک خصوصیت ہے کہ فل اسکیپ کے کاغذ پر بغیر کچھ نیچے رکھے لکھتے جاتے ہیں۔ اور مجال ہے کہ کوئی لائن ذرا سی بھی ٹیڑھی ہوجائے۔

تصانیف و تراجم: حضور تاج الشریعہ اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود قلم سے اٹوٹ رشتہ بنائے ہوئے ہیں۔ آپ نے متعدد موضوعات پر کتابیں تصنیف کی ہیں اور بہت سی کتابوں کا ترجمہ بھی کیا ہے ذیل میں ہم ان کی اجمالی فہرست درج کرتے ہیں اس کے بعد جائزہ پیش کریں گے۔

شرح حدیث نیت، ہجرت رسول، آثار قیامت، سنو چپ رہو، ٹائی کا مسئلہ، تین طلاقوں کا شرعی حکم، تصویروں کا حکم، دفاع کنز الایمان۔ ۲ جزء، الحق المبین القول الفائق بحکم اقتداء الفاسق، حضرت ابراہیم کے والد تارخ یا آزر، کیا دین کی مہم پوری ہوچکی؟، جشن عید میلاد النبی، متعدد فقہی مقالات، سعودی مظالم کی کہانی اختر رضا کی زبانی، المواہب الرضویۃ فی الفتاوی الازہریہ، سختہ الباری فی شرح البخاری، تراجم قرآن میں کنز الایمان کی فوقیت، ورحامیم کیلر کے سوالات کے جوابات (کفر ایمان تکفیر)، الصحابۃ نجوم الاہتداء، شرح حدیث الاخلاص، سد المشارع علی من یقول ان الدین یستغنی عن الشارع، تحقیق ان لا ابراہیم تارح لا آذر، مبذۃ حیاۃ الامام احمد رضا، مرأۃ النجدیۃ بجواب البریلویہ (حقیقۃ البریلویۃ)، حاشیۃ الازہری علی صحیح البخاری، حاشیۃ المعتقد والمستند، سفینۂ بخشش (دیوان)، انوار المنان فی توحید القرآن، المعتقد المنتقد مع المعتمد المستند، الزلال الانقی مع بحر سبقۃ الاتقی، ھلاک الوبائین علی توبین القبور المسلمین، شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام، الہاد الکاف فی حکم الضعاف، برکات الامداد اہل الاستمداد، عطایا القدر فی حکم التصویر، تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون، قوارع القہار فی رد المستہ الجار، سبحان السبوح، قمع المبین لا مال المکند بین، حاجز البحرین، شہنشاہ ان القلوب بید محبوب بعطاء اللہ، ملفوظات تاج الشریعہ، تقدیم تحلیۃ السلم فی مسائل نصف العلم۔ ترجمہ قصیدتان رائعتان، ازہر الفتاوی، ٹائی کا مسئلہ، فضیلت نسب (ترجمہ اراء الادب الفاضل النسب)، ایک غلط فہمی کا ازالہ، حاشیہ انوار المنان، الفردہ فی شرح قصیدۃ البردہ، رویت ہلال، چلتی ٹرین پر نماز کا حکم، افضلیت صدیق اکبر وفاروق اعظم اور نغمات اختر۔

مذکورہ بالا تصانیف کے علاوہ بشکل آڈیو، قیمتی باتیں، بخاری شریف کا اردو میں درس انٹرنیٹ پر ہر اتوار کو بعد نماز عشا آن لائن، عربی سوال کا عربی میں انگلش سوال کا انگلش میں، اردو سوال کا اردو میں جواب، انٹرنیٹ پر موجود ہے، اللہ تعالیٰ اہل علم عقیدت مندوں میں سے کسی کو توفیق بخشے اور اسے تحریر کا جامہ پہنا کر منظر عام پر لے آئے۔

جن کتابوں کا آپ نے ترجمہ فرمایا ہے خواہ عربی میں ہوں یا اردو میں ان پر آپ کا حاشیہ بھی ہے، یہاں صرف المعتقد مع المعتمد المستند اور انوار المنان کے حاشیے کا تصانیف میں تذکرہ کیا ہے، ان حواشی کو بھی آپ کی تصانیف میں شمار کیا جاسکتا ہے۔

آپ نے علمائے اہل سنت کی کتابوں پر جو تقریظیں تحریر کی ہیں وہ کثیر تعداد میں ہیں انہیں بھی یکجا کیا جائے تو اردو نثر میں اضافہ ہوگا۔ مدارس، مساجد، مکاتب تنظیم تحریک جن کا تعلق اہل سنت سے ہے، ان کے معائنے یا سرپرستی قبول کرنے کی تحریریں، یا تعاون کے سلسلے میں مولانا کی بابرکت تحریریں بھی اس قدر ہیں کہ انہیں یکجا کیا جائے تو نثریات اردو میں شاہکار ثابت ہوں گی۔

نمایاں کارنامے: یوں تو آپ کی ذات مجمع البحرین تھی وقت کے جید علما وفضلا نے آپ کی بارگاہ میں زانوئے تلمذ طے کیا اور آپ کے علم وفضل سے لاتعداد علمائے عرب وعجم نے استفادہ فرمایا۔ آپ جہاں اپنی علمی جواہر پاروں سے بے شمار لوگوں کو رشد وہدایت اور راہ راست پر گامزن فرمایا وہیں دشمنان اسلام اور اعدائے دین کا قلع قمع کیا۔ رب تعالیٰ نے آپ کو حق گوئی وبے باکی کا نایاب تحفہ بھی عطا فرمایا تھا جس کے ذریعہ آپ نے مخالفین کا ڈٹ کر مقابلہ فرمایا اگرچہ وقت کا وزیر اعظم ہی کیوں نہ ہو اور احقاق حق وابطال باطل کا مظاہرہ فرمایا جیسا کہ نس بندی کے خلاف فتوی نویسی، مزارات پر عورتوں کی حاضری کا ممانعتی پیغام، تحفظ پرسنل لا کی تحریک، بابری مسجد کے تئیں جد وجہد اور حالات حاضرہ کے شرعی تقاضے کی شاندار رہنمائی وغیرہ قابل فخر کارنامے ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے متعدد ادارے قائم کر کے امت مسلمہ پر احسان عظیم فرمایا جو آج بھی دین وسنیت کے کاموں میں مصروف عمل ہیں۔

وفات پر آہِ حسرت: حضرت تاج الشریعہ کی ذات گرامی مسلک اعلی حضرت کا معیار ہے جس پر چلنا صراط مستقیم پر چلنا ہے۔ آپ کی ذات آج ہمارے لئے منارہ نور ہے جس کے جلوے از کراں تا کراں نظر آتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کا سایہ کرم تادیر قائم رکھے۔

حضور تاج الشریعہ بدر الطریقہ مرجع عالم فقیہ اعظم شیخ الانام یادگار حجۃ الاسلام حضرت العلام الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ۷؍ذی القعدہ ۱۴۳۹ھ ہجری مطابق ۲۰؍جولائی ۲۰۱۸ء کو بریلی شریف میں ہوئی اور آپ کا مزار مبارک وہیں اعلیحضرت علیہ الرحمہ کے بازو میں ہے۔

☆☆☆☆☆

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN MUSLIM TIMES WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL: 27 , ISSUE NO: 50 DATE: 05 June to 11 June 2023. Rs.5/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

ماموں بھانجہ گراؤنڈ کو گارڈن میں تبدیلی کے خلاف رضا اکیڈمی کے وفد اور عمائدین شہر کی میونسپل کمشنر سے ہنگامی میٹنگ

ماموں بھانجہ گراؤنڈ جہاں جلوس عید میلاد ختم ہوتا ہے، لاکھوں کی تعداد میں لوگ وہاں پہنچتے ہیں جہاں تقریر و دعا ہوتی ہے، اس گراؤنڈ کو ختم کر کے گارڈن میں تبدیل نہ کیا جائے۔ محمد شکیل رضا

بھیونڈی: ۲۴؍مئی رضا اکیڈمی بھیونڈی و جلوس عید میلاد النبی ٹرسٹ کے زیر اہتمام گذشتہ ۱۷؍سال سے جلوس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکالا جا رہا، جو بالکل شرعی طریقے سے امن و شانتی کے ساتھ نکلتا ہے۔ یہ جلوس کوٹر گیٹ سے نکل کر نظامپور، چاند تارہ مسجد، ونجار پٹی ناکہ سے گذرتا ہوا ماموں بھانجہ گراؤنڈ میں ختم ہوتا ہے۔ تقریباً ۲؍سے ڈھائی لاکھ عوام شریک ہوتی ہے۔ ایک پارٹی کے چند آدمی نے یہ پرستاؤ پاس کروایا کہ ماموں بھانجہ گراؤنڈ کو گارڈن بنایا دیا جائے۔ جیسے ہی اس بات علم ہوا لوگوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ ۳۶؍سالوں سے بند جلوس کو رضا اکیڈمی بھیونڈی کے صدر شکیل رضا صاحب کی ۱۲؍سالہ جد و جہد کے بعد حکومت سے پرمیشن حاصل ہوا۔ جس میں راستہ بھی کوٹر گیٹ سے ماموں بھانجہ گراؤنڈ بتایا گیا ہے۔ مگر انتہائی افسوس کی بات ہے کہ کچھ لوگ اسے گارڈن میں تبدیل کروا کر جلوس کو بند کروانا چاہتے ہیں۔

اس سلسلہ میں گذشتہ روز دوپہر میں بھیونڈی میونسپل کمشنر سے رضا اکیڈمی کے وفد اور سیاسی لیڈران نے ملاقات کی اور ایک میمورنڈم پیش کیا۔ رضا اکیڈمی بھیونڈی کے صدر محمد شکیل رضا صاحب نے کہا کہ ۲۰۰۶ء میں جلوس کا پرمیشن حکومت مہاراشٹر نے دیا تھا، جس میں بتایا گیا تھا جلوس کوٹر گیٹ سے شروع ہوگا اور ماموں بھانجہ گراؤنڈ پر ختم ہوگا۔ جلوس لاکھوں کی تعداد میں لوگ شریک ہوتے ہیں۔ اخیر میں جلوس ماموں بھانجہ گراؤنڈ پر پہنچتا ہے جہاں نماز ادا کی جاتی، قائد جلوس کی تقریر اور دعا ہوتی ہے۔ اگر گراؤنڈ کو تبدیل کر کے کچھ اور بنایا دیا جائے گا تو حکومت نے ۲۰۰۶ء میں جو آرڈر دیا تھا یہ اس کے خلاف بھی ہے اور جلوس کے نظم و ضبط کو بھی خطرہ ہے۔ ۳۶؍سالوں سے بند جلوس کو رضا اکیڈمی کی ۱۲؍سالہ جد و جہد کے بعد حکومت سے پرمیشن حاصل ہوا۔ اب کچھ لوگ اسی جلوس کو بند کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔ ۱۷؍۱۸؍سالوں سے جلوس نکل رہا ہے، کوئی بھی غیر قانونی یا ایسا کوئی کام نہیں ہوا جس سے امن و خطرہ لاحق ہو۔ ہر سال انتہائی پر امن طریقہ سے جلوس نکالا جاتا ہے۔ ملت نگر میں پہلے سے کئی گارڈن موجود ہیں۔ لہذا ہم میونسپل کمشنر اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ماموں بھانجہ گراؤنڈ کو بحال رکھا جائے کسی بھی قسم کی کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔

عبدالرشید طاہر مومن، طارق فاروقی، حمید شیخ، جاوید بھائی اور بہت سارے افراد نے اس تبدیلی کی مخالفت کی اور کہا کہ بہت سے گارڈن ہیں جن کی حالت انتہائی خراب ہے، ملت نگر میں عارف گارڈن ہے، کوٹر گیٹ پر مولانا آزاد گارڈن ہے، اسے سنوارنے اور بنانے کا کام کیا جائے نہ کہ پلے گراؤنڈ کو تبدیل کیا جائے۔ اور سب سے اہم بات ماموں بھانجہ گراؤنڈ کا تعلق سے جلوس عید میلاد سے ہے، اگر اسے تبدیل کیا جائے گا تو ہم قطعی برداشت نہیں کریں گے، ہر طرح سے قانونی چارہ جوئی کی جائے گی اور اس کام کو روکا جائے گا۔

میونسپل کمشنر نے فوری طور پر گراؤنڈ کا پلان اور نقشہ کا جائزہ لیا اور وفد کو یقین دلایا کہ آپ مطالبہ پر غور کیا جائے گا اور حکومت تک آپ کی بات ضرور پہنچائی جائے گی۔

وفد میں رضا اکیڈمی بھیونڈی کے صدر محمد شکیل رضا، شرجیل رضا، وقاص رضا، عبدالرشید طاہر مومن (صدر کانگریس پارٹی بھیونڈی)، طارق فاروقی (جنرل سکریٹری مہاراشٹر پردیس کانگریس)، عرفات شیخ (صدر سماج وادی پارٹی گرامین)، جاوید فاروی (ممبر مہاراشٹر پردیس کانگریس)، حمید شیخ، شجاع الدین، انس انصاری، جلیس اعظمی (چیئر مین صلاح الدین ایوبی اسکول) اور بڑی تعداد میں سابق کارپوریٹر پرویز مومن، شکیل پاپا، سفیان شیخ، ڈاکٹر زبیر وغیرہ موجود تھے۔

☆☆☆☆☆

یا اللہ اس ہوٹل پر رش لگا دے

ہماری فیکٹری کے قریب ایک ناشتہ پوائنٹ ہے، اکثر وہاں ناشتہ کرنے جاتے ھیں.. کافی رش ھوتا ھے ناشتے والے کے پاسمیں نے کافی دفعہ مشاھدہ کیا کہ ایک شخص آتا ہے اور کھانا کھا کر بھیڑ کا فائدہ اُٹھا کر چُپکے سے پیسے دیئے بغیر ہی نکل جاتا ہے جھانسہ دے کر ایک دن جب وہ کھانا کھا رہا تھا تو میں نے چُپکے سے ناشتہ پوائنٹ کے مالک کو بتا دیا کہ وہ والا بھائی ناشتہ کر کے بغیر بِل دیئے رش کا فائدہ اُٹھا کر نکل جاتا ہے.. آج یہ جانے نہ پائے.. اس کو رنگے ہاتھوں پکڑنا ہے آج میری بات سُن کر ناشتے والا مالک مُسکرانے لگ گیا اور کہنے لگا کہ اسے نکلنے دو.. کُچھ نہیں کہنا اس کو.. بعد میں بات کرتے ہیں. جسبِ معمول وہ بھائی ناشتہ کرنے کے بعد ادھر اُدھر دیکھتا ہوا جھانسہ دے کر چُپکے سے نکل گیا. میں نے ناشتے والے مالک سے پُوچھا کہ اب بتاؤ اُسے کیوں جانے دیا.. کیوں اُس کی اس حرکت کو نظر انداز کیا؟؟؟ جو جواب اُس ناشتے والے مالک نے دیا وہ جواب میرے چودہ طبق روشن کر گیا. کہنے لگا کہ اکیلے تُم نہیں بہت سے بندوں نے اس کو نوٹ کیا اور مجھے بتایا.. نہ بھی کوئی بتاتا تو مجھے خُود بھی پتہ ہے اس کی اس حرکت کا ہمیشہ سے کہنے لگا کہ یہ سامنے بیٹھا رہتا ہے اور جب دیکھتا ہے کہ میری دوکان پر رش ہو گیا ہے تو چُپکے سے آ کر کھانا کھا کر نِکل جاتا ہے. میں ہمیشہ اس کو نظر انداز کر دیتا ہوں اور کبھی نہیں روکا.. نہ پکڑا نہ کبھی بے عزت کرنے کی کوشش کی کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ میری دوکان پر رش ہی اس بندے کی دُعا سے لگتا ہے.. یہ سامنے بیٹھ کر دُعا کرتا ہوگا کہ یا اللہ اس ہوٹل پر رش لگا دے تاکہ میں اپنی کاروائی ڈال سکوں.......... اور سچ میں رش ہو جاتا ہے ہمیشہ جب یہ آتا ہے..... میں اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان اس دُعا اور قبولیت کے معاملے میں ٹانگ اڑا کر اپنی بدبختی کو دعوت نہیں دینا چاہتا... یہ میری طرف سے نظر انداز ہی ہوتا رہے گا اور ہمیشہ ایسے کھانا کھاتا رہے گا تو بھی میں کبھی اس کو پکڑ کر بے عزت نہیں کروں گا۔

مولانا محمد ہاشم برکاتی اعلیٰ دینی و عصری تعلیم کے حصول کیلئے جامعہ ازہر مصر کیلئے روانہ

دارالعلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤ شریف کے اساتذہ و طلبہ نے گلپوشی و مبارکباد دے کر الوداعیہ دیا

سہلاؤ شریف/باڑمیر: ۲۴؍مئی ۲۰۲۴ء عیسوی بروز چہارشنبہ دارالعلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤ شریف سے متوسطات تک تعلیم و تربیت یافتہ و خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کے زیر ادارت و نگرانی چلنے والے ادارہ "جامعہ احسن البرکات" سے اعلیٰ پوزیشن سے مروجہ درس نظامی کی تکمیل و سند و دستار یافتہ عزیز القدر مولانا محمد ہاشم رضا برکاتی احسنی [ساکن: پاندھی کا پار، تحصیل: رامسر، ضلع: باڑمیر] کے مزید اعلیٰ دینی و عصری علوم کی تحصیل کی غرض سے عالم اسلام کی عظیم و قدیم یونیورسٹی "جامعہ ازہر قاہرہ مصر" جانے کے موقع پر نور العلماء پیر طریقت حضرت علامہ الحاج سید نور اللہ شاہ بخاری مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم انوار مصطفیٰ/سجادہ نشین: خانقاہ عالیہ بخاریہ سہلاؤ شریف کی ایماء و تحریک پر دارالعلوم کے اساتذہ و طلبہ نے ایک مختصر الوداعیہ پروگرام رکھا۔

پروگرام کی شروعات حضرت حافظ و قاری محمد فیروز صاحب رضوی مدرس: شعبۂ حفظ و قراءت کے ذریعہ تلاوت کلام اللہ سے ہوئی، بعدہ معروف ثنا خواں حضرت مولانا قاری محمد جاوید صاحب سکندری برکاتی مدرس: شعبۂ قراءت دارالعلوم ھٰذا نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل میں عمدہ و احسن انداز میں خراج عقیدت پیش کیا۔

پھر دارالعلوم کے ناظم تعلیمات حضرت مولانا محمد شمیم احمد نوری مصباحی نے علم و علماء کی اہمیت و فضیلت پر بالاختصار خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد ہاشم رضا برکاتی کے تحصیل علوم کے لیے جامعہ ازہر مصر تشریف لے جانے پر دارالعلوم کے ذمہ داران، اساتذہ و طلبہ کی طرف سے انہیں اور ان کے والدین، اساتذہ و برادران کو مبارکباد پیش کرنے کے ساتھ دعاؤں سے نوازا۔

بعدہ نور العلماء شیخ طریقت حضرت علامہ الحاج سید نور اللہ شاہ بخاری مدظلہ العالی کی طرف سے ان کے برادر صغیر مجذوب صفت حضرت سید داون شاہ بخاری اور ان کے شہزادۂ والاتبار سید مہر علی شاہ بخاری اور دارالعلوم کے اساتذہ نے مولانا ہاشم رضا برکاتی کی گل پوشی و مبارکباد پیش کر کے ان کی حوصلہ افزائی کی۔

آخر میں اکثر شرکائے محفل بشمول مولانا ہاشم رضا برکاتی درگاہ قطب تھار حضرت پیر سید حاجی عالی شاہ بخاری اور اس درگاہ میں آرام فرما دیگر بزرگوں کی بارگاہوں میں حاضر ہو کر اجتماعی صلوٰۃ و سلام و فاتحہ خوانی کا شرف حاصل کیا۔ اور مولانا محمد شمیم احمد صاحب نوری نے مولانا موصوف کی بہتر مستقبل اور زیادہ سے زیادہ تحصیل علوم کے لیے خصوصی دعا کی۔ اس مجلس میں دارالعلوم کے اکثر اساتذہ و طلبہ سمیت علاقے کے کچھ معززین بھی شریک ہوئے۔

از: حضرت مولانا حبیب اللہ قادری انواری

دارالعلوم سلطانیہ چشتیہ اہلسنت، دھولیہ کا جشن دستار بندی آب و تاب کے ساتھ منعقد ہوا

دھولیہ: علاقہ خاندیش کے معروف ادارہ دارالعلوم سلطانیہ چشتیہ اہل سنت، دھولیہ، میں ۱۳؍مئی کو ۲۶؍سالہ جلسہ دستار بندی و تقریب افتتاح "دار الإفتاء فاروقیہ اہل سنت" کا انعقاد عمل میں آیا۔ آل رسول نبیرہ شیخ الکبیر حضرت علامہ سید محمد فاروق میاں چشتی مصباحی مدظلہ العالی، سربراہ اعلیٰ دارالعلوم ہٰذا کی زیرِ صدارت منعقدہ ہوا۔ جلسے کی قیادت کے فرائض نبیرۂ سلطان الاولیاء شہزادہ سید محمد فاروق میاں چشتی حضرت مولانا سید محمد عمر سلطان چشتی علیمی حفظہ اللہ نے بحسن و خوبی انجام دئے۔ بعد نماز عشاء دار الإفتاء کا افتتاح شہزادہ فاروق میاں حضرت مولانا محمد عمر سلطان حفظہ اللہ کے ہاتھوں ہوا۔ پھر خانقاہ سلطانیہ سے حصول برکت کے لیے سلطان الاولیاء کے پیرہن شریف کو اسٹیج پر لایا گیا اس کے بعد جلسے کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

جلسے کی مبارک تقریب کا افتتاح شیخ القراء حضرت مولانا قاری غلام محی الدین صاحب، پرنسپل مدرسہ تنویر الاسلام، امرڈوبھا کی سحر انگیز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ ادارے کے طلبہ نے حمد و نعت کی صورت میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان میں نذرانہ عقیدت پیش فرمایا۔ اس موقع پر بہرائچ سے تشریف لائے شاعر اسلام جناب شان عالم نے حضرت مولانا سید محمد عمر سلطان چشتی علیمی کو دستار عالمیت سے نوازے جانے پر ان کی بارگاہ میں تہنیت نامہ پیش کیا۔ اسی دوران مدرسہ کی انتظامیہ نے صدر مجلس نبیرہ شیخ الکبیر حضرت علامہ سید محمد فاروق میاں چشتی مصباحی مدظلہ العالی اور آپ کے جانشین حضرت مولانا سید محمد عمر سلطان چشتی علیمی کی جبہ و تاج پوشی کی۔ اس پر جانشین شہزادہ سلطان الاولیاء نے دھولیہ و اہل سلسلہ کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ مجھے والد محترم اور آپ کی امیدوں پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے نیز والد محترم ہی کی طرح مجھے بھی ان کی سرپرستی میں چلنے والے مدارس کی خدمت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

بعدہ مقرر خصوصی حضرت علامہ محمد فاروق نظامی، صدر مدرس دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی نسواں، نے خطاب فرمایا، اس کے بعد شعبہ تجوید و قرات اور شعبہ حفظ سے فارغ ہونے والے پچیس طلبہ کے سروں پر علمائے کرام کے ہاتھوں دستار بندی کا عمل وجود میں آیا۔ بعدہ مشاعرے کا دور شروع ہوا جس میں ہندوستان کے مشہور و معروف شعراء نے شرکت کی خصوصیت کے ساتھ شاعر اسلام جناب جاوید صدیقی گونڈوی، جناب بشیر کانپوری، عبدالواحد مالیگاؤں، شان عالم مسعودی اور مولانا فیصل تھے نظامت ارشاد انجم مالیگاؤں اس تقریب میں موجود رہے۔

اس مبارک موقع پر مدرسہ کے اراکین مدرسین و منتظمین سلسلہ سے وابستہ دیگر مریدین و منتسبین بھی حاضر رہے۔ مدرسہ کے سربراہ اعلیٰ نے مہمانان خصوصی، علماء، ائمہ اور شہر کے باوقار علم دوست عوام کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے شہر دھولیہ اور علاقے کے لوگوں کے تعاون کو سراہتے ہوئے دعاؤں سے نوازا۔ آخر میں سربراہ اعلیٰ ہی کی رقت آمیز دعا پر جلسہ اختتام پزیر ہوا۔ اس موقع پر شہر اور اس کے گرد و نواح، مالیگاؤں، برہانپور، شہادہ، بنارس، ممبئی کے لوگوں نے شرکت فرمائی۔

تاج الشریعہ کے عرس پر مستحق مسلمانوں کی طبی معاونت و فلاح کیلئے اقدام

نوری مشن و تاج الشریعہ کلینک کے تحت ۳؍"فری میڈیکل کیمپ" سے ۴۲۵؍افراد مستفیض

مالیگاؤں: طبی خدمت اور فوز و فلاحِ مسلمین کا درس سلفِ صالحین کی بارگاہوں سے ملا۔ اسی جذبے کے تحت نوری مشن و اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر کے زیر اہتمام مستقل جاری "تاج الشریعہ امدادی کلینک" پر "فری میڈیکل کیمپ" کا اہتمام ۲۷؍مئی ۲۰۲۳ء سنیچر کی شام کیا گیا۔ عرسِ حضور تاج الشریعہ کی نسبت سے فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد ان تین مقامات پر ہوا: (۱) تاج الشریعہ امدادی کلینک، گولڈن نگر پاور ہاؤس (۲) تاج الشریعہ امدادی کلینک، نور نگر دیانہ (۳) تاج الشریعہ امدادی کلینک، گلشن ابراہیم مین روڈ، نزد مسجد میلاد پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ان مقامات پر ڈاکٹر زاہد احمد، ڈاکٹر حافظ محتشم کاملی، ڈاکٹر خالد احمد نے مریضوں کا چیک اَپ کیا اور فری دوائیں دی گئیں۔ اِس ضمن میں نوری مشن کے غلام مصطفیٰ رضوی نے بتایا کہ تینوں کلینک سے مجموعی طور پر کل ۴۲۵؍مریضوں کا علاج کیا گیا۔ کیمپ کا وقت شام سے شب ۱۱؍تک رہا۔ حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان ازہری رحمۃ اللہ علیہ کی دینی، اعتقادی، فقہی، علمی و روحانی خدمات اور حق گوئی و استقامت فی الدین کا ایک جہان معترف ہے۔ آپ کے عرس کی نسبت سے آپ ہی کے نام سے مستقل طبی خدمات انجام دینے والے تینوں تاج الشریعہ کلینک پر فری میڈیکل کیمپ ایک اہم پیش رفت ہے۔ جس کے مفید اثرات رونما ہوئے۔ فرید رضوی و معین رضوی نے کہا کہ ہمارا مقصد مستحق و غریب مسلمانوں کی طبی و فلاحی اعانت ہے، اسی جذبے کے تحت گاہے بگاہے مختلف خدمات بزرگوں سے منسوب انجام دی جاتی ہیں۔ اس موقع پر فری میڈیکل کیمپ کے لیے نعیم رضوی و فرید رضوی کی نگرانی میں یاسین رضوی، آصف رضوی، سعد رضوی، شہزاد برکاتی، شاداب رضوی سمیت دیگر احباب نے معاونت کی اور سرگرم حصہ لیا۔ واضح رہے کہ امدادی طرز پر تاج الشریعہ امدادی کلینک سے خدمات کا دائرہ ایک مدت سے وسیع ہے

☆☆☆☆☆

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرکز کائنات

امام مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں جب مدینہ منورہ حاضر ہوا اور مواجہہ شریف میں حاضری دی تو میں نے چشمِ دل (دل کی آنکھ) سے مشاہدہ کیا کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک عرش سے فرش تک مرکز جمیع کائنات ہے، ساری خدائی کو انعامات شب و روز روضہ مطہرہ سے پہنچتے ہیں۔ (آب کوثر ص ۲۲)

لا و رب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان